بلا
درخواست
کسی صاحب
کی خدمت میں یہہ
اخبار روانہ نہیں ہوتا جن
خریداروں کو یہہ اخبار بند کرنا ہو
وہ بذریعہ کارڈ اطلاع دیں
اخبار واپس نہ فرما دیں
مضامین مفید عام مفت
شایع ہوتے ہیں اشتہارات
فی سطر ۲ ر

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

اخبار
صداقت آثار
ہفتہ وار پنجشنبہ کو
شائع ہوتا ہی قیمت اُس کی
پیشگی ہر خاص و عام سے بلا
محصول عہ اور مع محصول عہ سالانہ
مقرر ہی۔ کار سپانڈنٹوں کو اخبار مفت
دیا جاتا ہی بشرطیکہ
مضمون معتدبہ
بھیجیں

نمبر ۵۱ — مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۸۸۷ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۵

نور افشاں

مطبوعہ ۲۲ دسمبر

یہہ بات کسیطرح قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی کہ ہر سال ہندوستان میں ۶ لاکھ آدمی مسلمان ہوتے ہیں کسیطرح عقل اسکو قبول نہیں کرتی تعجب ہی کہ بغیر غور و تامل کے اخبارات نے اس خبر کو اپنے اپنے اخبار میں درج کیا۔ ابتو اسلام کا تنزل ہی۔ دوستو یہہ آخری زمانہ ہی۔ وہ دن لد گئے۔ جب تلوار کام کرتی تھی۔ اسلام کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ زور جاتا رہا۔ اب انجیل کا زمانہ اور صلح کا پیام ہی۔ یہہ خبر صرف من گھڑت اور بناوٹی ہی۔ چنانچہ ایک ہمعصر نے لکھا ہی کہ ”در تردید گیئی کہ ۶ لاکھ آدمی ہر سال مسلمان ہوتے ہیں“ منشور محمدی میں تو اکثر نو مسلموں کی فہرست شائع ہوا کرتی ہی تعجب ہی کہ اُسنے کبھی ان چھ لاکھ میں سے ۲۰ نام بھی کسی طرح اخبار نکئے۔ اور گاہ بہ جو شامت اعمال سے کوئی بھی ہی تو ایسا ہی جیسا گوجرانوالہ کے ضلع میں ایک سکھہ ہوا تھا۔ دین کے خیال سے اور مذہب کے لئے تو کیا کسی نے ہونا ہی۔ یا تو کوئی بادر یصاحبانکی عدم توجہ سے بھٹک جاتا ہی۔ یا چال چلن کے باعث خارج کیا ہوا۔ اور دیگر غیر اقوام نفسانیت کو پورا کرنے کے لئے۔ خدا سب کی صراط المستقیم کیطرف ہدایت کرے۔ +

اخبار نرسنگھ جیوبلی لکھنؤ کا تیسرا نمبر بابت ماہ نومبر ابھی اسکی ب ذا ہے آیا۔ یہہ ہونہار پرچہ جو اپنی موجودہ چال کے لحاظ سے دیرتک قیام رکھنے کی صورت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اسکی پالیسی زمانہ حال کی گورنمنٹ کی پالیسی کے برعکس ہے۔ بہت بڑھ بڑھکر قدم مارتا ہی۔ ہم پھر اپنے ہمعصر کو صلاح دیتے ہیں کہ سنبھل کے چلو +

حوادثات سے امن نہ چاہئے رہنا
زمیں پھسلتی ہی رکھنا قدم سنبھال سنبھال

آپ بیشک راستی کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کرو اور ہاں ضرور کرو۔ مگر کسی عمدہ پیرایہ میں۔ ایک اور غلطی بہت بڑی آپکے پرچہ میں چلی جاتی ہی۔ جو غالباً پریس ایکٹ کے خلاف ہی۔ کہ آپکے اخبار پر مطبع کا نام نہیں۔ کوئی نہیں جانسکتا کہ کس پریس سے شائع ہوتا ہی۔ گذشتہ ریمارک میں بھی اسکی بابت ہم لکھنے کو تھے۔ مگر خیال آیا کہ سہواً رکھیا ہو۔ مگر اب معلوم ہوا کہ ارادتاً ہی نہیں لکھا جاتا۔ آپ ضرور پریس کا نام لکھیں ورنہ یہہ امر قابل گرفت ہی۔ اور گورنمنٹ ضرور استفسار کریگی +

یہی اخبار لکھتا ہی کہ کل دنیا کی آبادی ایک ارب ۴۰ کروڑ ہی انمیں اگر سچ پوچھو تو انسان دو ہی تین سو ہونگے۔ باقی سب صورتاً انسان سیرتاً حیوان لایعقل +

معلومات کے ساتھہ فیصلہ بھی خوب کرتے ہیں۔ اگر یہہ کہدیتے کہ دنیا میں انسان ہی ہی نہیں تو کیا حرج تھا +

جنڈیالہ ضلع امرتسر کے مشن ہسپتال کے ڈاکٹر بوجنا تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر ایچ ایم کلارک صاحب بدل و جان نور افشاں کی بہتری ترقی اور اشاعت کے خواہاں ہیں اُنکی دلی خواہش ہی کہ نور افشاں ضرور بڑھایا جاوے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر نور افشاں بڑھجاوے۔ تو ہم سوائے اُن پرچوں کے جو خریدتے ہیں اور بھی خریدینگے۔ ضرور اسکو بڑھاؤ اور ترقی دو۔ نیک کام کرنے میں سست مت ہو +

نور افشاں اور اُسکے قدردان

کلیہ قاعدہ ہی۔ کہ ہر شی کا کچھہ نہ کچھہ عوضانہ ہوتا ہی۔ بازار میں کچھہ خریدنے کو جاؤ۔ تو پیسہ دیکر خریدو۔ بغیر نقد یا ادھار کے جو دوسرے کسیوقت ضرور ہی دینا ہوگا کچھہ نہ مل سکیگا بھیک مانگنا کا ملوں شہدوں نالائقوں اپاہجوں کا کام ہی مگر پیٹ کے سبب جوانوں تعلیم یافتہ پارٹی کے لئے باعث ننگ ہی۔ اگر نقد روپیہ کسی سے ادھار لو تو اسکا بھی سود دینا پڑیگا جب یہہ صورت ہی۔ تو نہ معلوم اخبار کو بعض نالائق خود غرض اور ننگ قوم و ملک اشخاص نے کیسا مال سمجھہ چھوڑا ہو ہی۔ شاید جدی میراث ہی۔ بغیر ڈکار دیئے ہضم کئے جاتے ہیں شرم بھی نہیں آتی۔ ہزار تقاضے کرو۔ اُنکے خیال میں بھی نہیں آتا کہ کبھی

کا کچھ دینا ہی جانتے ہیں اور بخوبی سمجھتے ہیں کہ ساگ ترکاری نمک کی ڈلی تک اشیا بغیر دام دیئے نہیں ملتیں۔ تو اخبار جیسی قیمتی چیز کیسے بغیر داموں دستیاب ہو سکتی ہے۔ ہمارا منشا خریدار و کس شخص پر اخبار کی دید کا شوق ہے۔ اخبارات تو سال بھر آپکی اور آپکے ملک کی خدمت کریں تازہ تازہ مضامین دلچسپ عمدہ خبریں آپکو سنایا کریں اور آپکی ضروریات گورنمنٹ تک پہنچاویں اور آپ قیمت کے وقت ٹکا سا جواب دیں کہ اگر قیمت دینے کا حوصلہ و یارا نہیں اور اسکا دینا آپ فضول سمجھتے ہیں تو اخبار کون آپکے گلے ڈالتا ہے۔ اس سے لینا بہتر ہے۔ صاحبان اخبارات کو دولت آسمان سے تو نہیں برستی۔ ذرا اپنے دلوں میں غور کرو۔ گریبان میں منہ ڈالو۔ پہلے اپنا پلہ دیکھ لیا کرو کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنا معاملہ صاف رکھتے ہیں اور ٹھیک وقت پر فیصلہ کر دیتے۔ ایسے ہی خوش معاملہ لوگوں کا نمونہ اختیار کرنا خوب بھلا ہوتا ہے۔ نور افشاں کے قدردانوں میں ایسے بہت ہیں +

جہاں ہم بعض خود غرض نادہندوں کی بابت افسوس کرتے ہیں وہاں اُن بزرگ اور نیک خصلت مددگاروں کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جو ہمیشہ نور افشاں کی ترقی اور بہتری کلم کلام اور درام سے کرتے رہتے ہیں اور جنکی دلی مراد یہہ ہے کہ جسطرح ہو سکے اسکی بڑھتی ہو۔ ماہ اکتوبر میں ایک بزرگ نے جنکو ہم بالکل نہیں جانتے اور جنکا نام ملی بیوام سنگھ ہے مقام جہنڈا رہ سے پیشگی پانچ روپیہ رسال فرمائے۔ پیشتر آپ اخبار کے خریدار بھی نہ تھے۔ بعد ازاں مولانا سید صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نرسنگپور (جنکا مضمون دسمبر کے پرچہ میں نور افشاں کی بہتری کی نسبت تھا) نے ۱۲ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اور اوروں کو بھی تحریک کی کہ ایسا کریں کہ ایک کمیٹی مقرر ہو اور اسکا ہر ایک ممبر ۱۲ روپیہ سالانہ دیوے۔ اس ہفتہ میں بغیر تجویز اور تحریر کے ہمارے ہر دلعزیز اور معزز فخر قوم مسیحی ڈاکٹر خوددار خانصاحب اسسٹنٹ سرجن جیند اسٹیٹ نے ۱۲ روپیہ پیشگی عنایت فرمائے حالانکہ اس سے پہلے اُنکے نام اخبار نہیں جاتا تھا۔ زہے طالع اگر نور افشاں کو ایسے ایسے معاون ملجاویں پیشگی اور ایسے ہی زیادہ قیمت دلویں تو پھر اسکے بڑھنے اور ترقی کرنے میں کسی قسم کی روک ہی نہیں ہو سکتی۔ مسیحی بھائیو ہمت کرو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا نمونہ دیکھو۔ یہہ صرف خداوند کے جلال کی خاطر ہے۔ اور ایسا نادہندو آپ بھی اسپر غور کریں اگر کچھ شرم و حیا ہے۔ تو قیمت بھیجدو کیونکہ حق رکھنا کسی ملت میں درست نہیں +

عبدالرحیم سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ پانگی ریاست چنبہ سے کسی محمدی نے ذیل کے سوال پوچھے اُنہوں نے ہمارے پاس لکھکر بھیجدیئے۔ وہ سوال قابل اندراج اخبار تو نہیں کیونکہ فضول و رکیک ہیں مگر عبدالرحیم صاحب کی تسلی و تشفی کے لئے دو چار سطروں میں کچھ لکھ دیتے ہیں +

(۱) محمد صاحب اول پیغمبر ہوئے یا حضرت عیسیٰ۔ **جواب** پیغمبر خدا یسوع المسیح اول و آخر ہیں۔ محمد صاحب کوئی پیغمبر نہیں۔ محمد صاحب کی پیدائش خداوند مسیح کے مجسم ہونیکے ۶۰۰ برس بعد ہوئی +

(۲) پہلا حکم ماننا فرض ہے یا دوسرا۔ **جواب** دونوں بشرطیکہ اُنکے خدا کیطرف سے ہونیکا کامل ثبوت ہو۔ اور صفات الٰہی کے مخالف نہوں کیونکہ اُس عالم الغیب کے احکام میں ناسخ منسوخ نہیں ہے یہہ صرف محمدیوں کی ایجاد ہے +

(۳) خدا کو مسیحی دین رکھنا منظور ہوتا تو محمد صاحب کو کیوں بھیجا۔ **جواب**۔ زبردستی خواہ مخواہ خدا نے محمد صاحب کو ہرگز پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا۔ وہ عرب کا بادشاہ تھے۔ صرف مسیح خداوند خاتم المرسلین شفیع المذنبین مالک یوم الدین ہیں۔ بالفرض محال اگر محمد صاحب برحق پیغمبر ہوتے بھی تو انجیل کے خلاف ہرگز کارروائی نہ کرتے کیونکہ خدا اپنے حکم کو رد نہیں کر سکتا۔ مگر محمد صاحب نے خدا کی باتوں کو جھٹلایا +

سخت دردناک حادثہ۔ پادری نثار علی صاحب متعلق یوپی مشن سیالکوٹ کی اہلیہ معہ ایک لڑکے کا اور ایک لڑکی کے گھر کی چھت بیٹھ جانے سے دب گئے اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ افسوس اس ناگہانی حادثہ سے اس شریف خاندان پر سخت صدمہ گذرا۔ اگرچہ یہہ ناگہانی موت ہے۔ مگر بچے تو بہرصورت خداوند مسیح کی مبارک گود میں جاتے ہیں۔ مگر اس شریف بی بی کی جان بہشت میں جانے کی پختہ دلیل ہے۔ خوش مزاج نیک نیت۔ نیک سیرت۔ مسیحی چال کا عمدہ نمونہ۔ سچی مسیحی تھی بہرصورت وہ آسمانی مکانوں پر پہنچ گئی گو ایک بچہ چھوڑ گئی۔ اور اپنے عزیز شوہر کو داغ مفارقت دے گئی۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اُنکے شوہر اور اُسکے بچوں اور رشتہ داروں کو صبر عطا فرماوے۔ کیونکہ وہ مر نہیں گئی۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی کے لئے آسمانی مکانوں میں پہنچی۔ کیونکہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے کہ جہاں میں ہوں واں تم بھی ہو گے +

اخبار عام لکھتا ہے کہ نامیتا بھیل نے برابر ہی چھاپا مارا۔ بلا کا چیلا ہے۔ آج مشرق کل مغرب میں۔ سرکاری پولیس نے سالہا سال ٹکریں ماریں خاک چھانی ہزاروں روپئے برباد کئے انعام جاگیر کے اشتہار بھی جاری ہوئے۔ مگر ذات شریف گرفتار ہونے تھے نہ ہوئے الٹا اور گرفتار شدوں کی ناکیں کاٹ کاٹ نکل گئے۔ دیہات کے لوگ یا اُس سے سازش رکھتے ہیں یا اُس سے ڈرتے ہیں جبھی تو یہہ نابکار ہاتھ نہیں آتا۔ اور چھلاوہ سا نکل جاتا ہے +

مشن نیوز امرتسر کا بیان ہے کہ پنڈت سیتا نند اگنی ہوتری پیغمبر برہمو سماج لاہور نے برہمو سماج چھوڑ دیا۔ لاہور کا برہمو سماج اُنہیں کی کوشش و ہمت سے جاری تھا۔ سنا گیا ہے اُنہوں نے برہمو سماج کو اس بنا پر چھوڑا ہے کہ گناہوں سے نجات برہمو ازم کے وسیلہ نہیں ملسکتی۔ اُسکے بجائے اُنہوں نے دیو سماج قائم کیا ہے۔ دیکھیں دیو سماج نجات کا کونسا افضل طریقہ برہمو سماج کی نسبت ہے +

لیک میموریل سکریچر پرائز امسال کے امتحان میں مفصلہ ذیل طلبا نے انعام حاصل کیا +

پہلا انعام ۱۰ روپیہ کا بھگوانداس کرسچن بورڈنگ سکول بٹالہ

دوسرا انعام ۸ روپیہ کا گیندو جانکی ناتھ (دختر پنڈت جانکی ناتھ صاحب) گرلس سکول امرتسر

تیسرا انعام ۶ روپیہ کا آرتھر ڈی (فرزند بابو ہنری ڈی مرحوم) کرسچن بوائز بورڈنگ سکول بٹالہ۔

چوتھا انعام ۴ روپیہ کا۔ ای رڈ کرسچن بوائز بورڈنگ سکول بٹالہ

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بٹالہ بورڈنگ سکول میں علاوہ دنیوی علوم کی ترقی

مراسلات

مسیحی دین آخر الزمان و برائے نجات کل انسان

اے میرے عزیز بھائیو (کرسچین برادران) آپ صاحبان خورد و کلاں پر یہہ بات روشن ہو کہ ہم مسیحی اس مبارک زمانہ میں رہتے ہیں جسمیں خدا کے لوگ کل بنی آدم کی نجات (مکتی) کے لئے بڑے ہی ساعی اور کوشش کر رہے ہیں۔ یہہ بات قابل یاد داشت کے ہے کہ ہم سب کے سب کیا خورد کیا کلاں کیا مرد کیا زناں کیا خواندہ کیا ناخواندہ کیا مشنری کیا ممتاد غرضکہ کل ہم اس مبارک کام میں شامل و مشغول ہونیکے واسطے (خداوند سے) بلائے گئے ہیں۔ عزیزو نہایت خوشی کی بات ہے کہ مسیحی کلیسیا نے حال کی صدی میں اس نیک کام کے لئے وہ سرگرمی اور جانفشانی دکھلائی ہے کہ پیشتر ازیں کبھی ظہور نہ پائی تھی۔ اس انیسویں صدی میں کئی ایک عجیب و غریب کام وقوع پائے ہیں کہ جو یاد رکھنے کے لائق ہیں۔ مثلاً علم نے وہ ترقی کی ہے کہ جو اظہر من الشمس ہے۔ اسی مسیحی روشنی کے زمانہ میں بہتیری باتیں جو پوشیدہ تھیں ظاہر ہو گئیں۔ علاوہ ازیں بہت اقسام کے ہنر وغیرہ نکلے ہیں۔ مثلاً تار برقی آہنی سڑکیں۔ دخانی جہاز و دود کش چھاپہ و فوٹوگرافی وغیرہ وغیرہ کا زمانہ ہے۔ یہہ ملکوں میں تجارت پھیلنے سوداگری کرنے اور دنیا کی قوموں میں ایک دوسری کی آمد و رفت کا زمانہ ہے پر خاصکر صلح بخش انجیل جلیل کو دنیا کی حد تک پہنچانیکے لئے سرگرمی اور ثابت قدمی سے آگے بڑھنے کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ کا یہہ ہی سب سے بلند تر اور شاندار اور قائم رہنے والا اقبال ہے۔ ازیں موجب یہہ مبارک زمانہ آئندہ کی تواریخوں میں مشہور و معروف و ناموری رہیگا۔ اس موقع پر اگر کوئی یہہ سوال کرے کہ مسیحی کلیسیا کو ایسا کام کرنیکا فرمان کہاں پر مرقوم ہے۔ تو ہم جواب اسکے یہہ عرض کرتے ہیں کہ کلام مقدس میں (بائیبل شریف) خاصکر واضح ہو کہ یہہ فرمان اس الہامی کلام میں کہ جسمیں ہمارے نجات بخش خداوند یسوع مسیح ابن اللہ کا مفصل بیان ہوا تاکیداً پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اُس قدوس کی پیدایش کے وقت مقرب فرشتگان نے فرمایا تھا۔ لوقا ۲ باب ۱۰ سے ۱۴ آیت تک دیکھو کہ میں تمہیں بڑی خوشخبری دیتا ہوں جو سب لوگوں کے لئے ہے کہ داؤد کے شہر میں آج تمہارے لئے ایک نجات دہندہ پیدا ہوا وہ مسیح خداوند ہے الخ پھر جب آسمان پر عروج فرمانے پر تھے تو اپنے شاگردوں کو اسی انجیل کی بابت فرمایا کہ روح قدس تم پر اتریگی اور تم قوت پاؤگے۔ اور یروشلیم اور ساری یہودیہ و سامریہ میں بلکہ دنیا کی حد تک میرے گواہ ہو گے۔ جاننا چاہئے کہ سب سے بڑا اور آخری فرمان جو خداوند مالک کون و مکان نے دیا یہہ ہی تھا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو کہ جو ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائیگا۔ رسول مقبول متی اس حکم کو یوں فرماتے ہیں کہ یسوع نے پاس آ کر انہیں فرمایا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھکو دیا گیا ہے۔ اسلئے تم جا کر سب قوموں کو (بعدون لحاظ مذہب و ملت) باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دیکے شاگرد کرو اور انہیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں کہ جنکا میں نے حکم دیا ہے۔ وغیرہ متی کی انجیل ۲۸ باب ۱۸- آخر تک۔ جاننا چاہئے کہ متذکرہ بالا آیات ہماری سند کی باتوں سے کامل موافقت رکھتی ہیں جو اُس دن کی شام کو رسولوں کے روبرو کی گئی تھیں کہ جسمیں مسیح مردوں میں سے جی اُٹھے اُسنے (خداوند مسیح نے) اُن باتوں کی طرف اشارہ فرما کے جو اُسکی بابت توریت اور نبیوں کے نوشتوں میں اور نیز زبوروں میں مذکور و مرقوم ہیں خداوند ذوالجلال و قادر نے سچائی کو قبول کرنیکے لئے اُنکے ذہنوں کو کھولا اور فرمایا کہ یوں ہی لکھا ہے اور یوں ہی ضرور تھا کہ مسیح دکھ و کلیش اٹھاوے اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اُٹھے۔ اور یروشلیم سے لیکے ساری قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے نام سے کیجاوے۔ پس منجی جہان ابن اللہ کی الہامی تواریخ میں اُسکے اوتار لینے اور جی اٹھنے اور آسمان پر تشریف لیجانیکے وقت یہہ ہی حکم دیا گیا کہ جسکی تعمیل و تکمیل مسیحی کلیسیا اب تک تن من و زر و دھن سے ساعی و کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں مسیحی حکم کی کلیسیا کو ہر وقت پیشقدمی کرنیکا تاکیدی حکم ہے۔ یہاں اُس بھاری و عظیم اور فیض رساں دستور سند و جہان غرض مطلب کا بیان واقع ہوا ہے کہ جسکے لئے مشنری و مواعظان حکماً مخصوص کرکے انگلستان میں مقرر کئے گئے ہیں کہ اپنے فرائض کو ادا کریں یہاں جلالی و عالی مطلب و مقصد ہے جسکے واسطے وہ ملک زمانہ کے آخر ہونے تک محنت کرنیکو ممتاز و سرفراز کئے گئے ہیں یعنے ہر ایک بنی آدم خواہ امیر ہو خواہ غریب پیر ہو یا جوان عورت ہو یا مرد برہمن ہو یا [illegible] سید ہو یا مغل غرضکہ ہر ایک کے سامنے انجیل (یعنے خوشخبری) کی منادی کرنا جسکو مسیح کہتی دیتا ہے کہ نہکلنک اوتار کیطرف بلانا۔ ساری زمین پر اُسکی بادشاہت کے پھیلنے و غالب آنیکے لئے محنت اور لابد و کوشش کرنا ہے۔ جاننا چاہئے کہ اسی اہم و ضروری اور لابد مقصد کے لئے کلام مجسم ہوا۔ اسیواسطے اُسنے دُکھ سہا اور قربان (بلدان) ہوا اور مرا اور جی بھی اُٹھا اور آسمان پر خدا کے دہنے جا بیٹھا کہ اُنکی سفارش کرے۔ یہہ بھی کام دنیا کے برابر وسیع ہے یہہ ہی فرمان زمانہ کے آخیر ہونے تک کے لئے ہے توبہ اور گناہوں کی معافی عام انجیل کا عطر و خلاصہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ بن لہو بہائے گناہوں کی معافی نہیں ہو سکتی یا یوں سمجھو کہ ناممکن ہے جبتک خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لیجاتا ہے۔ اپنے پاک اور بے عیب خون سے گناہوں کا کفارہ نہ دے۔ بجز اُسکے گنہگاروں کے لئے کسیصورت سے معافی نہیں ہو سکتی نہ کسی طرح کی توبہ ہی مقبول خدا ہو سکتی جیسا کہ لکھا ہے کہ آسمان کے تلے اور زمین پر اور کوئی دوسرا نام خدا کی طرف سے بخشا نہیں گیا کہ جس سے ہم بنی آدم نجات پا سکیں۔ اگر یسوع مسیح کا دیکھو اعمال الرسل ۴ باب ۱۲ آیت اور پھر دیکھو یوحنا کی انجیل ۱۴ باب ۶ آیت کہ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی بغیر میرے وسیلہ باپ کے پاس آ نہیں سکتا۔ پھر متی ۴ باب ۵ آیت و ۲۳ باب ۱۰ آیت + نہ ہی + انجیل سنائی جا سکتی تھی۔ توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی کرنا ہے۔ جیسے کہ پولوس نے اپنے شہر میں اور کرنتھ شہر میں اُسکے مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے کی منادی کی۔ بغیر مسیح کے کہ جو خدا کی حکمت و قدرت ہے مسیحی دین کسی آدمی کے لئے فایدہ مند نہیں ہو سکتا ہے۔ مسیح ابن اللہ منجی جہان کا یہہ فرمان فضل نشان جو بروقت صعودگی آسمان دیا۔ وہ ہی کل کلیسیا پر فرض و لازم ہے یہہ اُسکی بادشاہت کا قانون و آئین ہے جسکی تعمیل ہر زمانہ میں

+ ہم نہیں سمجھے - ایڈیٹر

خادم الدین (مشنری اور واعظان) بلکہ ہر ایک مسیحی پر جو اُسکے نام کا دعوے اقرار کرتا ہی فرض لگتی ہی جائے غور ہی کہ خداوند نے اپنے شاگردوں کو یہہ حکم نافذ فرمایا کہ یروشلیم سے باہر نجاؤ تاوقتیکہ روح القدس (تسلی دینیوالا) سے طاقت نپاؤ۔ اور دنیا کی حد تک سناؤ منادی کا شروع کرنا یروشلیم سے ضرور تھا اور اُسکا آخر دنیا کی حد تک اُنکی روانگی کی جگہہ یروشلیم کا پاک شہر تھا۔ اُنکو حکم ملا کہ وہاں سے شروع کر کے آگے بڑھتے جاویں تاوقتیکہ ہر ایک فرد بشر ہر فرقہ اور ملت اور قوم کے سامنے اور ہر ایک دیش میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اُسکے وسلامتی کے شاہزادے کے نام سے کیجاوے پیارے ہماری سعندکی آیات کا خلاصہ اور لب لباب یہہ ہی ہی کہ مسیح کی انجیل کل بنی آدم کی نجات و مکت کا موجب و باعث ہووے لہذا میرے عزیز مسیحی بھائیو اور بہنوں جنہالمیں کہ انجیل اور مسیح کا پاک نام کل بنی آدم کے لئے نجات کا وسیلہ (سنی جانب اللہ) مقرر ہو چکا ہی تو پھر ذرہ جائے غور و فکر ہی کہ ہم مسیحیوں کو کتنا اشد ضرور اور لازم و مناسب ہی کہ ہم سب کے سب یکجان ہو کر (انجیل) سنایا کریں۔ اب میں اسبات کے ثبوت کے لئے کئی ایک دلائل اپنے ہندو اور محمدی بھائیوں کے لئے وقتاً فوقتاً اسی اخبار گوہر بار صداقت اور بے ریا اظہار میں ہدیہ ناظرین کیا کرونگا کہ صرف مسیحی دین آخرالزمان و برائے نجات کل انسان ہی جسکو میں اب دوبارہ انجگہہ ازراہ حب الوطنی و برادرانہ ہمدردی کے لکھتا ہوں کہ آسمان کے تلے اور زمین کے اوپر گناہگاروں کی معافی و نجات کے لئے کوئی اور دوسرا نام خدا کی طرف سے بخشا نہیں گیا مگر صرف مسیح کا جس سے نجات ہو اور کہ وہی (یسوع مسیح) راہ اور حق اور زندگی ہی۔ اور پھر دیکھو انجیل یوحنا ۱۷ باب ۳ آیت جیسا کہ لکھا ہی کہ ہمیشہ کی زندگی یہی ہی کہ وے تجکو سچا اکیلا خدا اور یسوع مسیح کو کہ جسے تو نے بھیجا ہی جانیں۔ باقی آیندہ

راقم نیازمند
مہتہ سکھم چند دت لوکل پریچر جہلم

چیت رام کا ہمدردی

جناب ایڈیٹر صاحب محبت بہت سلام۔ اگرچہ خطائے بزرگاں گرفتن خطاست چونکہ یہہ فطرتی امر ہی کہ ہر ایک فرد بشر کے خیالات ہم خیال نہیں ہوا کرتے۔ تو طوبی و ما قامت یار ہر فکر ہر کس بقدر ہمت اوست تین سال سے اتفاق دیکھنے پرچہ نور افشاں کا ہوا ہی۔ عادت نہیں ہی کہ خواہ مخواہ کی حرف گیری سے حریف بن بیٹھیں یا ناحق کی نکتہ چینی سے قلم آرائی کیجاوے۔ مگر ۱۵ دسمبر ۱۸۸۷ء کے پرچہ میں جو مضمون چیت رام عیسائی ملاخطہ میں گذرا اُسکے خلاف پر طبیعت کو اصرار ہوا۔ لہذا بجز عرض کے ضبط نہیں ہو سکتا حضرت سلامت جناب نے جو اُسکو پاگل کا خطاب بخشا یہہ کیونکر اور کسطرح۔ جناب من دیوانہ بکار خود فرزانہ۔ اس قسم کے بہتسے گروہ جو زمانہ ماضی و حال میں چالم کے دام چلا چکے اور رہے ہیں مشتِ نمونہ از خروارے گلاب داسیہ۔ ہیرا داسیہ گرہی نرانیہ۔ سدا سوہاگن۔ سوامی رام سنگ کوکا۔ ماری جلالی جلالی۔ وغیرہ وغیرہ۔ غور سے دیکھا جاوے تو یہہ سارے ٹھاٹھ کتے پیٹ کے واسطے تھے محنت سے روٹی پیدا کر کے کھانی کجا وہ بھی روکھی سوکھی دال ساگ اور کہاں یہہ کہ بیٹھے بٹھائے مرشد بنگر و ایک گروہ مجہول الکیفیت کا بن جانا اور بھنگ کے ترنگ میں لال لال آنکھیں اُبھار گیتیں الخنا اور من مانگی پوریں بھوگ پوری کچوری اور حلوا گوشت نان قلیہ اُڑانا۔ اپنے زعم میں ان صاحبوں نے عالم وقت ہونے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا

گفتگو نگر بنگ غنود غافل و ہوشیار را
در نفس باشد تفاوت خفتہ و بیدار را

میرے خیال میں چیت رام صاحب ان سب سے صد مرتبہ بلکہ لاکھ مرتبہ بڑھکر فرزانہ و دانا ہی۔ الناس علی دین ملوکہم کا مصداق یہی شخص ہی۔ اگر مہذب عیسائی اور پورا پورا دیندار نہیں ہی تو ان لوگوں سے بھی گیا گذرا نہیں ہی جو اسوقت بت پرستی قبر پرستی بڑے بڑے بھبوت مسلوں معرکوں کے معتقد ہیں اور مردوں سے زندوں کا کام مانگتے ہیں اور بھیانوں سے جاندار کی درخواست

بریں عقل و دانش بباید گریست

دیکھئے صاحبان مقدم الوصف میں سے کسیکو یہہ بھی سوجھا ہی کہ ہم اپنے خیالات و مقالات و اوضاع سے اپنے شاہنشاہ عالم پناہ یا حکام ماتحت کے دلوں میں اپنا گھر بناویں ایسی ایسی نگی ہو رہا عمل میں لائے کہ میں تو گیا گذرا ہوا دنیا بھی ساتھ۔ نہ زاہدوں میں رہنے نہ فاسقوں سے بیٹھنے سے اگر اُنکو پاگل کہا جاوے تو گویا امارات کو بلدایا حبشی کو مشکین چیت رام پاگل جیسا زنگی کا نام کافور اسکی چال اور اُنکی رفتار میں بعد المشرقین کا فرق ہی اپنے حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند دام سلطنتہا کی حضور اقدس میں اپنے اخلاص عقیدت کا کسطرح اظہار کیا۔ جناب لاٹ صاحب بہادر پر تبلیغ تحائف ملیدیہ میں اپنی حسن ارادت ظاہر کی صاحب ضلع بہادر کو بھی نیک ارادہ سے اطلاع دی۔ یہہ کام دیوانوں کا ہی یا فرزانوں کا کیا ایسے فرزانہ بڑے بڑے سر گروہوں سے آجتک نہ سنا نہ دیکھا سچ پوچھیں تو اُنکی کمان تزویر سیدھی سادی تھی اُن کا تیر تدبیر ہدف مطلب تک نہ پہنچا اور اُس جاندار ہیں اُنکے نیر ہیٹکم رہے اپنے ارادہ پر کامیاب نہوئے چیت رام کی کمان خوب عمدہ اور تیر بھی بانکی ہو شاید کہ تیر بہدف ہو وہ خالی دل بھی چیت رام نے وقت کا بیت اُلایا ہی۔ چونکہ وہ عیسی ولد مریم روح القدس۔ خداوند۔ کو مثل گنگا رام رام رام دسیاں شو اللہ اللہ کہتا ہی اسواسطے پاگل ہی یہہ بھی آپنے بلا تامل لکھدیا جبکہ وہ پہلے ہندو تھا اور اُسکی طبیعت اس ذکر کی عادی اور خوگیر ہی اور نیز ناخواندہ فیض صحبت سے بے نصیب آداب دین سے معترا اُسکا اسیقدر ورد اُسکے خلوص قلب کی نشانی ہی جیسا کہ مولوی رومی نے اپنی مثنوی میں ایک شخص کا ذکر کیا ہی کہ وہ خدا کو یہہ کہتا تھا کہ تیرا جوتا کون پہنتا ہوگا تیرا پھٹا پرانا کپڑا کون سیتا ہوگا تیرے بالوں میں کنگھی کون دیتا ہوگا اگر میرے پاس ہوتا تو سب خدمات میں بجالاتا حضرت موسی علیہ السلام نے اُسکی یہہ گفتگو سنکر ڈانٹا اور خدا کو ان خدمات کا احتیاج ہونا ظاہر کیا تو وہ ہم بخود ہو کر خاموش ہو گیا تب خدا سے حضرت موسی کا یہہ خطاب آیا کہ

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

شاید آپکو یہہ بھی معلوم ہوا ہو کہ وہ گاؤں گاؤں میں گرجا بنانے کو کہتا ہی یہہ کہنا اُسکا کچھ بیجا نہیں ہی اگر گورنمنٹ کو ایسا منظور ہو تو کچھ بڑی بات نہیں ہی کسی ایسی گاؤں کا نام لیں جہاں دس بیس مسجد اور پانچ دس شوالہ موجود نہوں یہہ نہیں حکام وقت کی بدولت

نہیں ہے جو اپنے دین کو بڑے بڑے مینار اور ستونوں سے قائم کرنا چاہتے تھے سارا گانوں چھان مارو نمازی ایک بھی نہیں۔ گرجا بنانا کچھ بڑی بات نہیں ہے مگر کثرت ضرور کار ہے اسوقت فیصدی صفر کم ہوگا جو اُس کی سعادت پر اعتراض ہے کہ مخشیہ عورتوں کی کمائی تصرف میں لانا ہے یہ بھی اُسکی بے بسی کا باعث ہے۔ خرابیٔ وہ غریب نہ تعلقدار نہ ساہوکار نہ تجار نہ منبر نہ پنشن خوار نہ جاگیردار محض قلاش ذلیل القماش ایسا نکرے تو کیا کرے کہاں سے کھائے اپنی قوم کا عاق مسلمانوں سے نفاق وہ کیوں اُسکی ہمدردی کرینگی ہے نصاری جنکا وہ نام لیوا ہے وہاں سے اُسکو محبوبی کا خطاب عطا ہوا۔ مگر کیا نہیں کرتا اور کون نہیں کرتا مجھکو یاد ہے کہ [illegible] میں لاہور کے محکمہ بندوبست میں تھا چشمدید بات ہے کہ حضرت نظام الدین صاحب گیلانی رسالپوری یا لاہوری یہ ٹھیک پتہ یاد نہیں۔ معروف ہوپال والا شاید اُنکا خمیر آب لوہے کے عوض آب انگور سے ہوا ہو دایم الخمر تمام لاہور کی فحشیہ تماشبین دیوث کے پیر مرشد تھے اُنہی کی کمائی کی شراب اُنکی کمائی کے کباب اُنکے گھر نہیں ناچ ورنگ ایک محفل میں باعث تقاضائے پیر و مرشد ممدوح میرے کاندھے پر بھی شیطان سوار ہو کر لے گیا تھا صدہا تماشائی بے حیا آگے پیچھے موجود رہتے تھے . . .

. . . .

. . . .

اور برکت روزی کی دعا نکلی ہو اگر پیر صاحب زندہ ہیں تو خدا اُن کو راہ ہدایت دکھلاوے اور توبہ نصیب کرے اگر یہاں سے رخت باندھکر آگے سدھارے ہیں تو اُنکا انجام خدا کو معلوم کیا ہوا ہوگا اگر پیتام نے ایسے نازک حالت میں جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اپنی دفع الوقتی کر لی تو کیا ہوا۔ الہام کے کیا آپ قایل نہیں ہیں وہ ہی الہام ہے جسکا ایک زمانہ میں کارخانہ جاری ہے عیسیٰ ولد مریم۔ روح القدس خداوند کم عقلی اور نا اتفقی کا باعث ہے . . . . .

. . . . . حضرت یہ اُسکی سمجھ کا قصور ہے جو اُسنے اِسکو الٹا پلٹا کر دیا ہے اسلئے راہ نمائی آپکے ذمہ ہے کوئی پادری صاحب مدلل متحمل اُسکی صحبت میں چھوڑ دیا جائے وہ دودھ تو ہے صرف جاگ لگانے کی حاجت ہے جسطرح اُسکی سمجھ میں آیا ڈھکوسلا نکال لیا۔ البتہ یہہ امر کہ میں خدا اور ملک الموت کے حکم سے سب کام کرتا ہوں تشویش میں ڈالتا ہے یہ بھی اُسکی کم عقلی پر دال ہے اسواسطے اُسنے ایک غیور بادشاہ احکم الحاکمین کی حکومت میں ایک اُسکی مخلوق کو شریک بنا لیا معاذ اللہ۔ ملک الموت اور خدا تو کیا ہونگے البتہ نارد منی اور اندر مہاراج ہوں تو شک نہیں ہے اور جو وہ مسلمانوں کا کھانا نہیں کھاتا ہے یہ سب بجا کرتا ہے مسلمان عیسائیوں کا کھانا نہیں کھاتے ہیں ہمارے بھائی اہل ہنود کا تو کچا پکا یا تبرک کا کھیلتے ہیں۔ باستثنائے امراء اسلام گر عیسائیوں کا کھانا بلکہ اُنکا چھوا ہوا حرام جانتے ہیں۔ پھر جبکہ یہ رام عیسائی ہو کر کیوں کھائے۔ ایسے کو تو ایسا یہ بھی میرے اخوانان کی الٹی ریت ہے اگر عیسائیوں کی میز پر سور کا گوشت اور شراب نہووے تو اُنکے یہاں کا کھانا ممنوع نہیں ہے سکھ کیا سو ہندو کیا جھٹکا نہیں کھاتے ہیں عیسائیوں میں کونسا زیادہ امر ہے بلکہ عیسائیوں کا کھانا پاک صاف ہوتا ہے بہ نسبت اہل ہنود کے بازار کی شیرینی بھی دیکھیو جسکے واسطے ادرشیہ کا حکم رکھتی ہے بزار نجس کی نجس ہے جب کسی حلوائی سے شیرینی لو تو وہ ہاتھ اور پنڈ کو جسمیں شیرینی دیگاد ہوتی ہے جو تر ہو چھنے میں سبحان اللہ یہہ صفائی۔ شاید آپ مجھکو بھی پاگل ہی تصور کریں اسواسطے خاموشی ہی بہتر ہے۔

طبعم بہیچ مضموں بہز لبستن نمے آید
خموشی معنئے دارد کہ در گفتن نمے آید

راقم خاکسار کریم بخش بخاری جلالپور پیر والہ

خبریں

آئرلینڈ کے معاملہ میں مسٹر ایڈورڈ ہیرنگٹن کو دو مہینے قید کی سزا دیگئی۔ **ولیعہد** جرمنی کی صحت اچھی بیان کیجاتی ہے۔ **ہندوستان** میں ۴۲ کروڑ معزز مید ہیں۔ **کابل** میں چار پانچ طالب علم افغان امیر کے ظلم کی نسبت گفتگو کر رہے تھے جو گرفتار کر کے امیر عبدالرحمان خان کے سامنے لائے گئے۔ امیر نے اُنسے پوچھا کہ ظالم کون ہے تم یا میں؟ تم تمام افغان معصوموں کو قتل کرتے مسافروں کو لوٹتے ہو۔ اُنہوں نے اپنے قصور کا اقرار کیا۔ مگر وہ بخوبی بچ سے چھوڑائے گئے۔ **مسٹر پرکنس صاحب** بہادر کمشنر بہادر بشنر کا ارادہ ہے کہ بعد امرتسر کالج کھولیں اور خود اُسکے پرنسپل ہوں **حضور** وایسرائے شروع سال آیندہ سے دربار انڈین امپائر فرمائینگے **پٹیالہ** بھٹنڈا ریلوے پر ۹۰ لاکھ روپیہ لاگت آویگی۔ **انگم ٹیکس** بڑھانے کی خبر غلط ہے جس عورت نے لاہور میں خصم کی ناک کاٹی تھی۔ اُسکو دو سال قید سخت کی سزا مع جرمانہ ہوئی **اٹلی** میں زلزلہ سے شہر بسگنانا بالکل تباہ ہو گیا بیشمار آدمی دب مرے صرف بیس لاشیں نکلیں گرد نواح کے کئی دیہات صورت طبہ ہو گئے۔ **وسط ایشیا** میں ڈاک و تار کا روسی انتظام بہت خوب بیان کیا جاتا ہے **کہتے ہیں** کہ ولیعہد جرمنی کے مرض گلو کی اصل وجہ تمباکو پینا نکلی۔ **قسطنطنیہ** میں اثنائے عشرہ محرم زنجیروں اور تلواروں سے ماتم کرتے ہیں۔ جس سے تمام سر زخمی ہو جاتا ہے **پشاور** سے کابل تک ایک من چاء پر ۲ روپیہ محصول لگتا ہے۔ ۱۸ روپیہ باربرداری پشاور سے بخارا تک ۸ یا ۳ روپیہ فی من روسی وصول کرتے ہیں۔ اسلئے سرحد افغانستان کی طرف ہندوستان کی چاء کی تجارت روز بروز سست ہے۔ **ڈھاکہ** میں ایک شخص نے اپنے خسر پر کئی ہزار روپیہ کا دعویٰ ہرجانہ دائر کیا ہے۔ بیان دعویٰ یہہ ہے کہ وعدے کے مطابق میری بیوی کو میرے پاس نہیں بھیجا یا ۱۳ تاریخ امرتسر میں اولے پڑے۔ پانی کی ایک بوند نہیں گری ۔۶۔ برستی آگ جو باراں کی آرزو کرتے۔ **یو۔ پی** مشن کے متعلق پادری جارج ڈبلیو مورلین صاحب اِس ملک میں کام کرنے کو آئے ہیں۔ اِنکے ہمراہ مس سی۔ ای۔ ولسن صاحبہ بھی تشریف لائی ہیں **حضور قیصر ہند** کو تقریب جوبلی ۲½ لاکھ کے تحائف ملے۔ **امریکہ** میں ۶۲ میل فی گھنٹہ ریل گاڑی چلتی ہے۔ اِس خبر سے تو سننے سے ہوش اڑتے ہیں۔ مسافروں کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ +

سر کے بال گرنے کی دوا یہہ ہے کہ خشک نمک سر میں ملا جائے۔ ایک شخص کا یہہ بیان ہے۔ کہ کئی مہینوں تک آسکے سر کے بال گرتے رہے۔ یہانتک کہ سر میں برش کرنا محال تھا۔ آسنے رات کے وقت سر میں خشک نمک کو مل لینے کا اور صبح کو اُسے جھاڑ دینے کا طریقہ اختیار کیا۔ اور نتیجہ یہہ ہوا کہ تین ہی روز کے استعمال سے بال بالکل ٹھہر گئے۔ ایک بال تک نہ گرا۔ وہ برابر ہفتہ میں تین چار بار یہی عمل کرتا رہا۔ جس سے بال خوب گھنے جمنے لگے۔ اور کسیطرح کی تکلیف نہوئی + مخزن

بھاگلپور کے ضلع میں بہت سے ہندوں نے گیان بیک نام ایک مسیحی کتاب کو خدا کا کلام مان رکھا ہے ایک فقیر کا بیان ہے کہ میں نے اُسے ایک کھیت میں پایا۔ جہاں وہ آسمان سے ایک تونبی میں ٹپک پڑی تھی۔ اِس رسالہ میں بہت سی مسیحی سچائیاں ہیں۔ اور اُسکے وسیلے سے سینکڑوں ہی ہندوں نے مسیح کو اپنا نجات دینیوالا مانا۔ اور اُسے قبول کر کے کتنوں نے بپتسمہ بھی پایا ہے۔ خدا اپنا کام عجب عجیب حکمت سے کرتا ہے +

سیالکوٹ یوپی مشن کے متعلق جسکے خاص اسٹیشن سیالکوٹ گوجرانوالہ جہلم گورداسپور ہیں) ۲ ہزار ۲۳ دیسی مسیحی ہیں۔ اِس مشن کو پادری ڈاکٹر گارڈن صاحب مرحوم نے بامداد الٰہی قائم کیا اُسوقت اُنکے ساتھ ایک بھی دیسی مسیحی نہ تھا اب بفضل خدا ہزاروں کا شمار ہے +

مہاراجہ بننے کا نسخہ۔ ایک عجیب داستان ٹسیگنس کے وقت کی ولایت کے ایک اخبار نے حال میں طبع کی ہے کہ جو اگر سچ تو ظاہر کرتی ہے کہ کسطرح اگلے زمانہ کے لوگ باسانی مہاراجہ بنجاتے تھے اور خطاب حاصل کرتے تھے یہہ بنگال کے ایک زمیندار کے حال کا بیان ہے۔ اِس شخص کو اپنے ضلع کے کلکٹر سے بہت ہی موافقت تھی۔ اِس کو بہادری کا اور اُسکے باپ کو راجگی کا خطاب مل چکا تھا۔ اِس زمیندار نے ایک روز کلکٹر صاحب سے کہا کہ جب میرا باپ راجہ ہے تو مجھے مہاراجہ ضرور بنائیے۔ کلکٹر نے وعدہ کیا کہ دیکھا جائیگا۔ مگر اسکو ایک عرصہ گذر گیا۔ اور یہہ شخص بہادر کا بہادر ہی رہا۔ اسیقدر عرصہ کے انتظار کے بعد ایک روز زمیندار نے پھر کلکٹر سے کہا۔ مگر اُسکی درخواست پر کچھ التفات نہوا زمیندار نے کلکٹر کی بیوی سے ملاقات پیدا کی اور کئی قیمتی جواہرات سے جڑی ہوئی انگوٹھیاں میم صاحبہ کو نذر کیں۔ میم صاحبہ نے خوش ہو کر اپنے خاوند سے سفارش کی کہ اِس شخص کو مہاراجہ بنانے کی ضرور سفارش کر دو۔ خاوند نے کہا اچھا دیکھا جاویگا اُس کو بھی عرصہ گذر گیا اور زمیندار کی خواہش پوری نہوئی ایک روز پھر میم صاحبہ سے سفارش کروائی۔ جب کلکٹر صاحب نے وعدہ کیا کہ اِس ہفتہ میں زمیندار ضرور مہاراجہ ہو جائیگا دوسرے روز کلکٹر صاحب شکار کو نکلے اور جنگل میں جاکر ایک ہرن پر گولی سر کی مگر گھر آکر وائسرائے ٹسیگنس گورنر جنرل کو خبر پہنچائی۔ دہوکے میں فلاں راجہ زمیندار فلاں مقام کا مارا گیا۔ اگر کوئی معاوضہ گورنمنٹ نے تجویز نہ کیا تو میری سخت بدنامی ہوگی۔ اُسکا بیٹا راضی ہے کہ اگر میں مہاراجہ بنایا جاؤں تو میں اُسکے خون کا دعویدار نہونگا۔ کلکتہ سے جواب آیا کہ اچھا اُسکو گدی نشیں کر دو۔ اور مسند مہاراجگی کے پیچھے آتی ہے۔ اسطرح سے زمیندار میم صاحبہ کی سفارش پر اپنے باپ کی موجودگی میں ریاست کا مالک ہوا اور مہاراجہ بہادر بنا +

کتوں کی دلیری سے جان بچی

اودہ اخبار سے معلوم ہوا کہ مسٹر جے آر ریڈ نے کلکتہ کے ایک اخبار کو یہہ کیفیت لکھی ہے کہ میری بیٹی معمولاً دریا کے لب کے کنارے شام کو ہوا کھا رہی تھی اور بلا گیند ہاتھ میں لئے کھیلتی جاتی تھی اور کتے بھی جاتے تھے۔ ایک مرتبہ گیند پر چوٹ جو پڑ گئی تو گیند دریا میں جا گرا دونوں کتے دوڑے ایک نے جاکر گیند اُٹھا لیا۔ گیند لیکر چلا تو راستہ میں جہاز مغروق امیرس کی پتوار کی زنجیر ناچ ہوئی جب راستہ نہ پایا عاجز ہوا۔ اور دھار کے زور سے بہہ گیا۔ تب اسکے گلے میں زنجیر کا پھندا پڑ گیا۔ اگر نکالا نجاتا تو چند منٹ میں مر جاتا میری بیٹی نے گھوم کر دیکھا کہ کوئی مددگار ہے مگر کوئی نتھا۔ ضبط نہو سکا خود ہی کتے کی مدد کو دوڑی۔ زنجیر پکڑلی جہاں سے کتے کے نکالنے کی کوشش کی۔ ایک ہاتھ سے کتے کو چھوڑ آیا۔ اب تک زنجیر کھچی ہوئی تھی۔ پھر وہ پہیہ کے چکر سے کھیلنے لگی۔ لڑکی نے دیکھا کہ میں ڈوب چلی تب اُسکو خوف آیا اور چلائی۔ کہ کوئی دوڑو۔ چونکہ جہاز بیکار تھا۔ اُسپر کوئی نہ تھا۔ کتے پانی میں تھے۔ وہ لڑکی کا خوف دیکھکر بھونکنے لگے اور خود تیر کر اُسکی مدد کو چلے۔ ہرچند کوشش کی مگر دھار پر نہ چڑھ سکے۔ خشکی پر آئے اور چڑھاؤ سے بہادے اور ڈوبتی ہوئی لڑکی پاس پہنچے۔ جب کتے قریب پہنچے میری بیٹی نے ایک ایک ہاتھ دونوں پر رکھا اور بخیریت کنارے پر آئی۔ جب باہر نکلی تو کتے بہت ہی خوش تھے گویا جانتے تھے کہ بڑی بہادری کی اور تمام راہ کودتے اُچھلتے آئے اور ایسے خوش تھے کہ کبھی ایسی خوشی نہیں کی ہوگی۔ +

نئے قسم کا حکم۔ ہم نے اپنے معزز اور معتقد ہمعصر صاحب اکمل الاخبار دہلی میں اِس خبر کو کمال حیرت سے دیکھا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی نے ایک نائب تحصیلدار کو اِس مضمون کا حکم بھیجا ہے کہ ہمنے بوقت دورہ تمکو دیکھا کہ تم بسبب فربہی جسم کے گھوڑے پر نہیں بیٹھ سکتے اِس وجہہ سے سلطوانی کے عہدہ پر متعین کیا جاتا ہے۔ اگر منظور ہو بہتر ورنہ استعفا داخل کرو۔ غالباً یہہ اپنی قسم کا پہلا حکم ہے۔ اور اگر اِس نظیر کی پیروی کی گئی تو نائب تحصیلداروں اور تحصیلداروں کی لائن میں بہت کچھ چھانٹ کی ضرورت ہوگی +

از رفیق

اشتہار

(۴) (۴)

ہمارے حال کی کچھہ آپکو خبر بھی ہے

اے خریداران نور افشاں ۱۸۸۶ء ختم ہونے پر ہے

جو خدمت اِس سال میں اِس ہفتہ وار پرچے نے آپکی اور

ملک کی کی ہے اُسکے بیان کی ضرورت نہیں

آپ اُس سے آگاہ ہیں مناسب اور انصاف ہے

کہ اُس کی خدمت کا حق ادا کیا جاوے +

جن خریداروں نے تاہنوز قیمت ادا نہیں فرمائی

وہ مہربانی اور دریا دلی سے بہت جلد زر چندہ سے

مہتمم کارخانہ کو مشکور فرماویں تاکہ نور افشاں آیندہ سال

میں ہمت باندھکر آپکی خدمت کیلئے تیار و مستعد ہو وے +

تنبیہ - جو خریداران ماہ دسمبر سال کے آخر تک

قیمت ارسال فرماکر حساب کا فیصلہ نکرینگے اُنسے

المضاعف وصول کیا جائیگا یاد رہے +

المشتہر

پادری سی - بی نیوٹن صاحب مہتمم

اُستادوں کی ضرورت

چرچ مشن سکول شملہ کے لئے یکم جنوری ۱۸۸۷ء سے دو ایسے عیسائی استادوں کی ضرورت ہے جو اردو و فارسی بخوبی پڑھا سکیں - چرچ آف انگلنڈ کی کلیسیا کے ممبر ہوں شادی شدہ ہوں - شراب نہ پیتے ہوں - تنخواہ پہلے ایک کو ۲۰ روپے دوسرے کو ۱۵ دیجاویگی - اور مکان رہنے کو دیا جائیگا - درخواست معہ اسناد اِس پتہ پر بھیجنی چاہئے +

پادری ٹامس اڈورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ

سی - ایم - ایس سکول شملہ

بشیشکا

یہہ دوا بخار بلیریا اور ہر قسم کے بخاروں اور دافع تاپ تلی پھیپھڑے کے بڑھجانے اور انیمیا یرقان کے لئے بہت مفید ہے قیمت فی بوتل کی ۱؎ اور چھوٹی ۱۲ آنہ پیکنگ ۴ آنہ درد کے لئے مجرب وشرطیہ نسخہ کسی قسم کا درد (خواہ چھاتی یا پیٹھ کے اندر یا باہر یا گردن کی درد یا درد سر گٹھیا یا عرشہ یا عرق النسا) کیسا ہی سخت کیوں نہو صرف باہر مالش کرنے سے دور ہوجاتا ہے - فی بوتل ۱؎ پیکنگ ۴ آنہ یہہ ادویہ ڈبلیو روڈ اینڈ کمپنی کلکتہ سے ملسکتی ہیں +

رسید زر

بابو گوپال سنگھ صاحب ٹرینیس پوٹ کلارک تھرڈ بلوچ جنٹ کوئٹہ ۱۲/

جناب مس گون و مس ڈاؤن صاحبہ لودیانہ ۸/

جناب ڈبلیو پشم صاحب ویسٹ اینڈ پریس کمپنی لمیٹڈ کیکری اجمیر ۱۲/

جناب پادری سوہن لال صاحب جنڈیالہ ۴/

جناب پادری جے سی آر ایونگ صاحب معرفت پادری ای - ایم - ویری صاحب ڈی ڈی } سہارنپور ۱۲/

جناب پادری عماد الدین صاحب لاہز ڈی ڈی امرتسر ۴/۸

جناب پادری جے ڈبلیو ٹاڈ صاحب سری نگر ۴/۸

جناب پادری دینا ناتھ صاحب انبالہ ۱۲/

جناب پادری ابراہیم سلیمان صاحب فتح گنج (بریلی) ۸/

ہیرا لال صاحب چودھری جالندھر ۹/

جناب ڈاکٹر شیبن لال صاحب کشن گنج ۸/

جناب منشی سجاد تعلی صاحب فتح پور (لودیانہ)

جناب ڈاکٹر خدا داد خان صاحب اسسٹنٹ سرجن جنڈیالہ

جناب داروغہ چھجو خان صاحب لودیانہ ۴/۲

جناب بابو بدر الدین مبارک صاحب دودہ (گورداسپور) ۴/۸

جناب ڈاکٹر ایم - بی عطار د صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹھان کوٹ ۴/۸

تصحیح گذشتہ ہفتہ مرزا اسمعیل خان صاحب کا نام غلطی سے رسید زر میں لکھا گیا - اُن کو ۴/ کی رسید پیشتر دیجا چکی ہے +

منیجر نور افشاں

اشتہار

انگریزی اخبار (پیپلز جرنل)

ہندوستان میں چیدہ سے چیدہ اور مختصر و دلچسپ واقعات کا انگریزی اخبار دیکھنا چاہو تو ہفتہ وار اخبار پیپلز جرنل خرید و - قیمت سالانہ ایک روپیہ معہ محصول ڈاک سالانہ للعہ نمونہ کا پرچہ مفت درخواست آنے پر بھیجا جاویگا لیکن فقط ایک ہی نمبر دوسرا نمبر بلا وصول قیمت پیشگی روانہ نہیں ہوگا - درخواست اس پتہ پر ہو - مہتمم پیپلز جرنل حویلی راجہ دھیان سنگھ - لاہور -

مخمس

برغزل مولانا سید صفدر علی صاحب صفدر
من تصنیف بابو طالب الدین طالب کرسچن بوائز سکول لودیانہ

باغِ عالم پہ فلک آج دُرافشاں ہوگا — رشکِ گلزارِ جناں ایک خیاباں ہوگا
اب خزاں کا نہ کبھی دہر میں دوراں ہوگا — بلبلا مژدہ کہ سرسبز گلستاں ہوگا
رونق افزائے چمن وہ گلِ خنداں ہوگا

عندلیبانِ چمن آج فراہم ہو بہم — نغمہ پرداز گلِ نو کی رہینگی پیہم
گلشنِ دہر سے اُٹھ جائیگا اب غم و الم — نخلِ امید ہرا ہوگا تیرا اے مریم
رشکِ گلزار تیرا کلبۂ احزاں ہوگا

رونق افروز جواں بخت وہ ہوگا بر تخت — غنچہ کھل جائیگا اب نور سے اُسکے یکلخت
ہوکے مخمور سرور سے گائینگے درخت — عندلیبانِ نواسنج چمن ہونگے مست
اور ہر اک مرغِ خوش الحان غزلخواں ہوگا

کیا چمن پھولونپہ شبنم کی اڑیگی پھبن — نوجوانانِ چمن ہیں کیسے بن ٹھن
ہیں فدا ہونیکو اُس گلبدنِ [illegible] — جمع ہر طرف سے ہوئینگے یہاں مرغِ چمن
گلِ رعنا کو ہر اک دیکھکے حیراں ہوگا

رہزنی چھوڑ غلام اُسکا بنیگا رہزن — برہمن توڑیگا زنار سپاہی جوشن
ہونگے قربان شہہ حسن پہ خوبانِ زمن — جمع ہر طرف سے ہوئینگے یہاں مرغِ چمن
گلِ رعنا کو ہر اک دیکھکے حیراں ہوگا

نخلِ عصیاں کو جمایا تھا جو ہمنے بیسبب — موردِ قہرِ خدا ہوگئے ہم ہائے غضب
ورنہ انساں تو ہوا خلق تھا مقبولِ رب — باغِ عالم میں خزاں آئی گناہوں کے سبب
فیض اُسکے سے یہہ پھر روضۂ رضواں ہوگا

اب نہو یاس سے مغموم و پریشاں اے جاں — کیوں ہلاک کرتی ہے [illegible] صورتِ حیراں
ظلمتِ جہل کو رد کریگا بھی ہر درماں — کفر اور کذب کی شب کا نہ رہے نام و نشاں
ایسا خورشیدِ صداقت کا درخشاں ہوگا

گوشِ دل کھول کہ آتی ہے فرشتوں کی صدا — دیتے ہیں حضرتِ مریم کو یہہ کہکر مژدہ
خوش ہو اے باکرہ اب ٹھہری تو مقبولِ خدا — جسکے دیدار کے مشتاق تھے آدم حوا
بطنِ اطہر سے تیرے پیدا وہ جاناں ہوگا

بادشاہی کے لئے خلق میں فرزندِ خدا — لیکے آتا ہے فرشتوں سے بھی برتر رتبہ
سب یہہ شاہانِ جہاں اُسکو کرینگے سجدہ — حق نے داؤد سے جسکا کیا تھا وعدہ
تخت اور تاج کا وارث وہ سلیماں ہوگا

بس یہہ اک نام ہے سب ناموں سے بالا و فزوں
جسکے آگے نہیں چل سکتا ہے کچھہ سحر و فسوں
دور ہوتا ہے اُسی نام سے کیسا ہو جنوں
نام رکھیگی یسوع اُسکا ضرور اے خاتوں
کہ بچائیگا جہان آپ پہ قرباں ہوگا

دیکھا جب اُسنے کسیکو نہ صحیح و سالم
ہوگئے تابعِ شیطان ہیں جاہل عالم
ملک الصدق وہ آج آتا ہے شاہِ سالم
اور صلیب اوپر اُسے قتل کرینگے ظالم
فدیۂ اہلِ جہاں شاہِ شہیداں ہوگا

شکرِ خالق کا کریں رحم ہے اُسکو آیا
پل میں کر دیگا غنی ہمکو جو ہیں کم مایا
اِس لئے سب سے تیرا کر دیا بالا پایہ
او ترےگی روحِ خدا تجھپہ کریگی سایہ
تجھ سے پیدا ابنِ یزدِ سبحاں ہوگا

طالبا زود مسیحا سے تو لے جاکر
اب کبھی رہنمانہ ابلیس سے ہرگز ڈر کر
جان و دل توڑ کے عیسیٰ کے لئے لڑ بھڑکر
مومن اُس شیر کے ہوئینگے بہادر صفدر
کوئی شیطان سے ترساں نہ ہراساں ہوگا

غزل زبردست خانصاحب

مسیحا اِس جہاں میں آج غیبی سے آیا ہے — گنہگاروں پہ حق نے فضل اپنا آج دکھایا ہے
خبر نبیوں نے جسکی دی تھی پہلے سے عجب — ہوا مریم سے پیدا آج تشریف لایا ہے
سلام و حمد خالق کی ہمیشہ ہو [illegible] — فرشتوں نے اسی شب کو یہہ گل گیت گایا ہے
ہوا پیدا مسیح بھی تمہارا آج اے لوگو — فرشتوں نے گڈریوں کو یہی مژدہ سنایا ہے
سر اِس کا تم رکھو وہ [illegible] — [illegible]
[illegible] — مسیح بھی ہوا پیدا خوشی کا جوش آیا ہے
[illegible] خوشی کے نغمہ گایا ہے — [illegible] دکھایا ہے
مسیحا نے یہاں آکر کئے ہیں معجزے کیا کیا — شفا بخشی مریضوں کو مردوں کو جلایا ہے

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری سی بی نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا۔ ✤